جانور ذبح کرتے ہوئے تکبیر کے بعد کلام کیا اور پھر تکبیر نہ پڑھی تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-10156 تاریخ:01-09-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے جانور ذبح کرنے کے لیے بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھا اس کے بعد کہنے لگا کہ "جانور ہل رہا ہے اسے ٹھیک سے پکڑو" یہ کہنے کے بعد اس نے دوبارہ بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھے بغیر جانور ذبح کر دیا، کیا وہ جانور حلال ہو گیا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر جانور ذبح کرتے ہوئے تسمیہ اور ذبح کے درمیان عملِ کثیر ہو، تو جانور حرام ہو جاتا ہے اور اگر عملِ قلیل مثلاً: تھوڑی سی گفتگو، پانی پینا یا چھری تیز کرنا وغیرہ، ہو، تو جانور حلال ہوتا ہے، اس عمل قلیل کے حائل ہونے سے حرام نہیں ہو جاتا اور تسمیہ پڑھنے کے بعد اور ذبح کرنے سے پہلے یہ کہنا "جانور ہل رہا ہے اسے ٹھیک سے پکڑو" تھوڑی سی گفتگو ہے، عمل قلیل ہے، اس لیے پوچھی گئی صورت میں جانور حلال ہی ہوا، حرام نہیں ہوا۔

ردالمحتار میں علامہ شامی علیہ الرحمۃ جانور پر تسمیہ پڑھنے کے بعد عمل قلیل کے بارے میں فرماتے ہیں:"قال الزیلعی حتی اذا سمی واشتغل بعمل آخر من کلام قلیل او شرب ماء او أکل لقمۃ او تحدید شفرۃ ثم ذبح یحل وان کان کثیرا لا یحل، لان ایقاع الذبح متصلا بالتسمیۃ بحیث لا یتخلل بینھما شیئ لا یمکن الا بحرج عظیم، فأقیم المجلس مقام الاتصال، والعمل القلیل لا یقطعہ والکثیر یقطع "یعنی علامہ زیلعی نے فرمایا: جب اس نے بسم اللہ

پڑھی اور کسی عمل قلیل مثلا: تھوڑی سی گفتگو، پانی پینے یا ایک آدھ لقمہ کھانے یا چھری تیز کرنے میں مشغول ہو گیا، پھر اس نے جانور ذبح کیا، تو جانور حلال ہے اور اگر عملِ کثیر میں مشغول ہو گیا، تو جانور حلال نہیں ہے، کیونکہ تسمیہ کا ذبح سے بالکل متصل ہونا کہ ان کے مابین کوئی چیز حائل نہ ہو، حرجِ عظیم کے ساتھ ہی ممکن ہے، اس لیے مجلس کو اتصال کے قائم مقام قرار دیا گیا اور عمل قلیل مجلس کو منقطع نہیں کرتا، عملِ کثیر منقطع کرتا ہے۔ **(ردالمحتار مع الدرالمختار، ج09، ص504، مطبوعہ کوئٹہ)**

اسی حوالے سے عالمگیری میں ہے: "واذا اضجع شاة ليذبحها وسمى عليها ثم كلم انسانا او شرب ماءاوحدد سكينا او أكل لقمة وما اشبه ذلك من عمل لم يكثر، حلت بتلك التسمية ۔۔۔ وليس فى ذلك تقدير بل ينظر الى العادة ان استكثر الناس فى العادة يكون كثيرا وان كان يعد قليلا فهو قليل "یعنی اور جب اس نے بکری کو ذبح کرنے کے لیے لٹایا اور اس پر بسم اللہ پڑھی پھر کسی انسان سے کلام کیا یا پانی پیا یا چھری تیز کی یا ایک لقمہ کھایا یا اسی طرح کوئی عملِ قلیل کیا، تو پہلے والی تسمیہ کے ساتھ وہ جانور حلال ہو جائے گا۔۔۔ اور عمل قلیل اور کثیر میں کوئی خاص اصول نہیں ہے، بلکہ عادۃ جسے لوگ زیادہ سمجھیں وہ کثیر ہے اور جسے قلیل سمجھیں وہ قلیل ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، ج05، ص288، مطبوعہ پشاور)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "بسم اللہ کہنے اور ذبح کرنے کے درمیان طویل فاصلہ نہ ہو اور مجلس بدلنے نہ پائے، اگر مجلس بدل گئی اور عملِ کثیر پایا گیا، **تو جانور حلال نہ ہوا**، ایک لقمہ کھایا یا ذرا سا پانی پیا یا چھری تیز کر لی یہ عمل قلیل ہے، جانور اس صورت میں حلال ہے۔"

(بہار شریعت، ج03، ص318، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

01 محرم الحرام 1441ھ/01 ستمبر 2019ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے